جنازہ کے مختصر احکام

تحریر

الشیخ صالح بن فوزان الفوزان

ترجمہ

عبد الرحمن فیض اللہ

داعیہ ہندی

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بمحافظة الوجه

مُقدّمۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس نے بنی نوع انسان پر موت کا فیصلہ کیا، اور فرمایا: ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ٭ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ ترجمہ:زمین پر جو ہیں سب فنا ہونے والے ہیں * صرف تیرے رب کی ذات جو عظمت اور عزت والی ہے باقی رہ جائے گی۔[سورة الرحمن 27-26]

وفات کے بعد قیامت تک کے لئے انسانوں کو قبروں میں دفن کر دیا جاتا ہے، پھر بروز قیامت اعمال کے اعتبار سے جزا یا سزا کے لئے جنت یا جہنم میں ڈال دیا جائے گا، چونکہ وفات کے بعد میت کے واسطے کچھ شرعی احکام مثلا غسل دینا، کفن پہنانا، قبرستان لے جانا اور دفن کرنا وغیرہ ہوتے ہیں لہذا ہم نے ان احکام شرعیہ کو قرآن وسنت اور فقہاء کے آراء کی روشنی میں مختصر طور سے ان لوگوں کے لئے پیش کرنے کی کوشش کی ہے جو ان امور کو اپنے فوت شدہ بھائیوں کے حق میں انجام دیتے ہیں، تاکہ احسن طریقے سے ان امور کو انجام دے سکیں۔ ان شاء اللہ ۔ ہم اللہ تعالی سے اپنے اور ان امور کو انجام دینے والوں کے لئے مزید اجر وثواب، علم نافع اور عمل صالح کا سوال کرتے ہیں، بیشک اللہ تعالی سننے اور قبول کرنے والا ہے، درود وسلام ہو ہمارے نبی محمد ﷺ پر ان کے آل واولاد پر۔

..................................صالح بن فوزان بن عبداللہ الفوزان

موت کی تیاری

موت کو کثرت سے یاد کرنا اور موت کی تیاری کرنا مسنون عمل ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ﴿أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ، يَعْنِي الْمَوْتَ﴾ **ترجمہ:** لذتوں کو توڑنے والی (یعنی موت) کو کثرت سے یاد کیا کرو۔ [ترمذی: 2307] معلوم ہونا چاہئے کہ: بیماری میں حلال اور جائز علاج کرانا درست ہے، اس لئے کہ اللہ نے جتنی بھی بیماریاں پیدا کی ہیں ان کا علاج بھی پیدا کیا ہے، ہاں جن چیزوں کا کھانا حرام ہے مثلا: شراب اور نجاست وغیرہ تو ان سے علاج جائز نہیں، عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿إن اللّه لم يجعل شفاء أمتي فيما حرم عليها﴾ **ترجمہ:** اللہ تعالی نے میری أمت کے لئے ان چیزوں میں شفاء نہیں رکھی ہے جنہیں ان پر حرام کیا ہے۔ [غاية المرام: 67 صححه الألباني] اسی طرح ایسی چیزوں سے بھی علاج جائز نہیں جو عقیدہ میں خرابی پیدا کریں جیسے جادو، غیر اللہ کے لئے ذبح، کاہنوں اور نجومیوں کے پاس جانا وغیرہ، توبہ واستغفار ہر حال میں واجب ہے خصوصا بیماری کے وقت لہذا مریض کو کثرت سے توبہ واستغفار کرنا چاہئے۔

مریض کے اوپر یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے حقوق وواجبات کی وصیت کرے، کسی کی امانت اس کے پاس رکھی ہو تو اس کے مالک کو واپس کر دے، اور اپنے چھوٹے بچوں کی دیکھ ریکھ کی بھی وصیت کر دے، اسی طرح حاضرین کے لئے مسنون ہے کہ قریب المرگ شخص کو 《لا الہ الا اللّٰہ》 کی تلقین کریں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 《لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ》 **ترجمہ:** اپنے مرنے والے لوگوں کو کلمہ 《لا الہ الا اللّٰہ》 کی تلقین کرو۔[مسلم: 916] مرض الموت میں مبتلا شخص کو قبلہ رو کرنا بھی مسنون ہے، اور جب انتقال کر جائے تو اس کی آنکھیں بند کر دی جائیں۔ اسے کپڑے سے ڈھک دیا جائے، حتی الامکان اس کی تجہیز و تکفین میں جلدی کی جائے، اگر مقروض ہے تو جلد از جلد اس کے قرض کو ادا کر دیا جائے اور اس کی وصیت کو نافذ کیا جائے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 《نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ》 **ترجمہ:** مومن کی جان اس کے قرض کی وجہ سے اٹکی رہتی ہے جب تک کہ اس کی ادائیگی نہ ہو جائے۔[ترمذی: 1077]

جنازہ کی تیاری

نمبر ۱: میت کو غسل دینا اور کفن پہنانا

میت کو غسل دینے کا طریقہ:

۱- میت کو غسل اور کفن دینے کا حکم: میت کو غسل دینا اور کفن پہنانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے، جنہیں غسل دینا اور کفن پہنانا آتا ہو وہ اس کام کو انجام دے دیں تو سارے لوگوں سے گناہ ساقط ہو جائے گا۔

۲- میت کو غسل کون دے سکتا ہے: میت کو غسل دینے والے کے لئے پہلی شرط ہے کہ وہ مسلمان ہو، امانتدار اور قابل اعتماد ہو، احکام غسل سے واقف ہو، پھر اگر میت مرد ہے تو مرد ہی اسے غسل دے سکتا ہے، عورتوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ مرد کو غسل دیں سوائے بیوی کے، وہ اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے، اور اگر میت عورت ہو تو عورت ہی اس کو غسل دے سکتی ہے مردوں کے لئے جائز نہیں کہ عورت کو غسل دیں سوائے شوہر کے، وہ اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے، اگر میت سات سال سے کم عمر کی ہو تو مرد یا عورت دونوں اسے غسل دے سکتے ہیں۔

۳- کس قسم کے پانی سے غسل دیا جائے گا: پاک اور مباح پانی سے غسل دیا جائے گا، بہتر ہے کہ پانی ٹھنڈا ہو۔ ضرورت کے تحت مثلا: گندگی وغیرہ زائل کرنے کے لئے، یا سخت سردی کے موسم میں پانی گرم بھی کیا جاسکتا ہے۔

۴- میت کو غسل دینے کی جگہ: پردے سے گھری ہوئی ایسی جگہ جہاں لوگوں کی نظر میت پر نہ پڑے، خیمہ یا چھت وغیرہ کے نیچے۔

۵- غسل سے پہلے میت کے ساتھ کیا جانے والا عمل: ناف اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ واجبی طور سے ڈھک کے باقی کپڑا اتار لیا جائے گا، پھر غسل دینے والی چارپائی پر میت کو رکھا جائے گا، چارپائی پیر کی جانب جھکی ہونی چاہئے تاکہ پانی آسانی سے بہہ جائے۔

۶- غسل کے وقت میت کے پاس کون کون رہ سکتا ہے: غسل دینے والا اور غسل دینے میں مدد کرنے والا، باقی دوسرے لوگوں کا رہنا درست نہیں۔

۷- میت کو غسل دینے کا طریقہ: پہلے میت کے سر کو بیٹھنے کے قریب تک اٹھایا جائے، پھر میت کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا جائے، اور آرام آرام سے دبایا جائے تاکہ کوئی نکلنے والی

چیز ہو تو نکل جائے، اور اس موقع پر پانی کثرت سے ڈالا جائے تاکہ نکلنے والی غلاظت بہہ جائے، پھر غسل دینے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر میت کا استنجا کرائے اور پاخانہ کے راستہ کو اچھی طرح صاف کرلے، پھر غسل دینے والا غسل کی نیت کرے، بسم اللہ کرے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرائے سوائے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے اس کے لئے یہی کافی ہے کہ غسل دینے والا میت کے دانت اور نتھنے بھیگی ہوئی انگلی سے یا انگلی میں کپڑا لپیٹ کر صاف کردے، منھ اور ناک میں پانی نہیں ڈالا جائے گا پھر میت کا سر اور داڑھی بیری یا صابن کے جھاگ سے دھلا جائے، پھر جسم کے داہنے حصہ کو نہلایا جائے یعنی گردن کا داہنا حصہ پھر داہنا ہاتھ اور داہنا کندھا، پھر داہنے جانب کا سینہ اور داہنا پہلو، اور داہنی ران پنڈلی اور داہنا پیر دھلا جائے، پھر بائیں کروٹ کرکے داہنے طرف کی پیٹھ نہلائی جائے، پھر اسی طرح بایاں حصہ بھی نہلایا جائے، پھر داہنے کروٹ لٹا کر بائیں طرف کی پیٹھ نہلائی جائے، ساتھ ہی ساتھ نہلانے میں بیری کا پتہ یا صابن بھی استعمال کیا جائے، غسل دیتے ہوئے ہاتھ پر کپڑا لپیٹے رہنا مسنون ہے۔

۸- **غسل کی تعداد:** ایک بار غسل دینا واجب ہے بشرطیکہ جسم صاف ہو جائے، جبکہ تین بار غسل دینا مستحب ہے، اگر بدن صاف نہ ہو تو صفائی حاصل ہونے تک سات بار غسل

دے سکتے ہیں، آخری غسل میں کافور کا استعمال کرنا مستحب ہے کیونکہ کافور میت کے بدن کو مستحکم، معطر اور ٹھنڈا رکھتا ہے اسی لئے کافور آخری غسل میں استعمال کیا جاتا ہے تاکہ اس کا اثر باقی رہے۔

۹- میت کو غسل دینے کے بعد کیا کیا جائے: کپڑے وغیرہ سے بدن کو خُشک کیا جائے، ناخن اور مونچھ بڑھے ہوں تو انہیں کاٹا جائے، بغل کے بال کو کاٹا جائے، اور کٹے ہوئے ناخن اور بال میت کے ساتھ کفن میں رکھ دیا جائے، میت عورت ہو تو اس کے سر کے بال کو تین چوٹی بنا کر اس کے پیچھے ڈال دیا جائے.

۱۰- اگر میت کو غسل دینا ناممکن ہو تو کیا کیا جائے: اگر پانی کی عدم موجودگی، یا جذام یا جلے ہونے کی وجہ سے غسل دینے پر جسم کے ٹکڑے ہو جانے کا خدشہ ہو، یا عورت کا جنازہ صرف مردوں کے بیچ ہو جن میں اس کا شوہر نہ ہو، یا مرد کا جنازہ صرف عورتوں کے بیچ ہو جن میں اس کی بیوی نہ ہو تو اِن صورتوں میں میت کو تیمم کرایا جائے گا، تیمم کرانے والا ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر پاک مٹی سے اس کے چہرے اور ہاتھ پر مسح کر کے تیمم کرائے گا، اگر میت کے جسم کا کچھ حصہ غسل دینے کے لائق نہ ہو تو جتنا حصہ غسل دینے کے لائق ہو گا اتنا حصہ غسل دیا جائے گا باقی حصہ کے لئے تیمم کرایا جائے گا۔

۱۱- میت کو غسل دینے والا غسل دینے کے بعد کیا کرے: میت کو غسل دینے والے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے، واجب نہیں ہے۔

کفن

کفن دینے کے احکام

۱- کفن کیسا ہو: کفن ایسا ہونا چاہئے جو مردے کے بدن کو چھپا لے، سفید ہو، پرانا دھلا ہوا صاف ستھرا ہو جائز ہے لیکن افضل ہے کہ نیا ہو۔

۲- کفن کتنا ہو: کفن میں ایک کپڑا دینا واجب ہے جو میت کے پورے بدن کو چھپا لے، لیکن مرد کو تین چادر میں کفن دینا مستحب ہے، عورت کو پانچ کپڑوں میں: تہہ بند، دوپٹہ، قمیص، اور دو چادر، چھوٹے بچے کو ایک کپڑے میں کفن دیا جائے گا اور تین کپڑے میں بھی دینا جائز ہے، چھوٹی بچی کو ایک قمیص اور دو چادر میں کفن دیا جائے گا، کفن کے کپڑے میں گلاب کا پانی چھڑک کے خوشبو لگانا مستحب ہے تاکہ خوشبو برقرار رہے۔

۳- مرد کو کفن دینے کا طریقہ: تینوں چادروں کو اوپر نیچے بچھا دیا جائے، پھر میت کو اس کا ستر کپڑے وغیرہ سے ڈھک کر لایا جائے، اور کفن کے اوپر چت لٹا دیا جائے، پھر خوشبو

لایا جائے اور روئی میں لگا کر میت کے سرین پر رکھ کر کپڑے سے مضبوط باندھ دیا جائے خوشبو لگی ہوئی باقی روئی میت کے آنکھ، کان، ناک اور منھ اور سجدہ کی جگہوں پیشانی، ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنوں اور دونوں پنجوں پر رکھ دیا جائے، اسی طرح بدن کے پوشیدہ جگہوں مثلا بغل، گھٹنے کے نیچے اور ناف پر اور تینوں کفنوں کے اندر اور میت کے سر پر بھی رکھ دیا جائے، پھر اوپر والی چادر کا بایاں سرا اٹھا کر میت کے دائیں حصہ پر ڈالا جائے، پھر دایاں سرا اٹھا کر میت کے بائیں حصہ پر ڈالا جائے، پھر اسی طرح دوسری اور تیسری چادر کو بھی کیا جائے، سر کی جانب اضافی کپڑا پیر کے مقابل زیادہ ہونا چاہئے، پھر سر کی جانب بچے ہوئے کپڑے کو اکٹھا کر کے چہرے پر ڈال دیا جائے، اور پیر کی جانب بچے ہوئے کپڑے کو اکٹھا کر کے پیر پر ڈال دیا جائے پھر اوپر سے پٹی باندھ دیا جائے تاکہ کفن بکھرنے سے محفوظ رہے اور قبر میں رکھنے کے بعد پٹی کی گرہ کو کھول دی جائے۔

۴۔ **عورت کو کفن دینے کا طریقہ:** عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا پہلے تہہ بند پہنایا جائے گا، پھر قمیص، پھر دوپٹہ ڈالا جائے گا، اور پھر دونوں چادر کو (مردوں کی طرح) موڑ دیا جائے گا۔

نمبر ۲: نماز جنازہ کے احکام

نماز جنازہ کی فضیلت

《عن أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ، قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟، قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ》 **ترجمہ:** ابوہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جنازہ میں شرکت کی پھر نماز جنازہ پڑھی تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوں گے؟ فرمایا کہ دو عظیم پہاڑوں کے برابر۔(متفق علیہ)

نماز جنازہ کا حکم

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اگر وہاں موجود چند لوگ ادا کرلیں تو باقی سارے لوگ گناہ سے بری ہو جائیں گے لیکن باقی لوگوں کے لئے بھی ادا کرنا مسنون ہے، اگر کسی بھی شخص نے نماز جنازہ نہیں ادا کی تو سارے لوگ گناہ گار ہوں گے۔

نماز جنازہ کی شرائط

نیت، استقبال قبلہ، شرم گاہ کا ڈھکا ہونا، نمازی اور میت دونوں کا پاک ہونا، نجاست سے دوری، نمازی اور میت دونوں کا مسلمان ہونا،اور اگر جنازہ اسی جگہ ہے تو جنازہ کا سامنے حاضر ہونا،اور نمازی کا مکلف ہونا۔

نماز جنازہ کے ارکان

قیام، چار تکبیریں، سورہ فاتحہ کی قرات، نبی ﷺ پر درود و سلام، میت کے لئے دعاء، سلام پھیرنا اور مذکورہ کاموں میں ترتیب۔

نماز جنازہ کی سنتیں

ہر تکبیر پر رفع الیدین کرنا، قرات سے پہلے اعوذ باللہ کہنا، اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرنا، قرات آہستہ کرنا، چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے تھوڑی دیر رکنا، ہاتھ سینے پر باندھنا، اور سلام پھیرتے ہوئے داہنے طرف مڑنا۔

نماز جنازہ کا طریقہ

امام اور منفرد (اکیلے نماز جنازہ پڑھنے والا) مرد کے سر یا سینے کے پاس اور عورت کے (جسم کے) درمیان کھڑے ہونگے، اور مقتدی امام کے پیچھے کھڑے ہونگے، تین (طاق) صف بنانا سنت ہے، پھر تکبیر تحریمہ کہی جائے گی، اور تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد تعوذ (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) پڑھا جائے گا، اور بلا دعاء استفتاح پڑھے بسم اللہ کر کے سورۃ الفاتحہ پڑھی جائے گی، پھر اللہ اکبر کہا جائے گا، اس کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا جائے گا ویسے ہی جیسے نماز کے اندر تشہد میں پڑھا جاتا ہے، پھر تکبیر کہہ کے میت کے لئے نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ دعا کی جائے گی: ﴿اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيمَانِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَاراً خَيْراً مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلاً خَيْراً مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجاً خَيْراً مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ﴾ **ترجمہ:** اے اللہ! تو بخش دے، ہمارے زندوں اور ہمارے

مُردوں کو، ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں کو، ہمارے مَردوں اور ہماری عورتوں کو، ہمارے حاضر اور ہمارے غائب کو، اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے ایمان پر زندہ رکھ، اور ہم میں سے جس کو موت دے اسے اسلام پر موت دے، اے اللہ! ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ رکھنا، اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا، اے اللہ! اسے معاف فرما، اس پر رحم فرما، اسے عافیت میں رکھ، اس سے درگزر فرما، اس کی بہترین مہمانی فرما، اس کی قبر فراخ فرما، اس کے (گناہ) پانی، اولوں اور برف سے دھو ڈال، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کردے جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے، اسے اس کے (دنیا والے) گھر سے بہتر گھر، (دنیا کے) لوگوں سے بہتر لوگ اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما، اسے بہشت میں داخل فرما، عذاب قبر اور عذاب جہنم سے بچا۔اور اگر جنازہ عورت کی ہو تو "اللهم اغفرله" کے بجائے "اللهم اغفرلها" یعنی پوری دعا مونث کے صیغہ سے پڑھی جائے اور اگر جنازہ بچے کا ہو تو ﴿اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وارْحَمْهُ. وعَافِهِ. واعْفُ عَنْهُ.......... کے بجائے) یہ دعا پڑھی جائے: ﴿اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطَاً وَذُخْراً لِوَالِدَيْهِ، وشَفِيعاً مُجَاباً. اللَّهُمَّ ثَقِّلْ بِهِ مَوَازِيْنَهُمَا، وأَعْظِمْ بِهِ أُجُورَهُمَا، وأَلْحِقْهُ بِصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ، واجْعَلْهُ فِي كَفَالَةِ إِبْرَاهِيمَ،

وَقِهِ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْجَحِيمِ. وأَبْدِلْهُ دَاراً خَيْراً مِنْ دَارِهِ. وَأَهْلاً خَيْراً مِنْ أَهْلِهِ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَسْلَافِنَا. وَأَفْرَاطِنَا. وَمَنْ سَبَقَنَا بِالإِيْمَانِ》 **ترجمہ:** اے اللہ اس بچے کو اس کے والدین کے لئے باعث خوشی اور اجر وثواب کا ذخیرہ بنا، قبول کیا جانے والا سفارشی بنا، اے اللہ اس بچے کے ذریعہ ان دونوں کے میزان حسنات کو وزنی بنا، اس کے ذریعہ ان کے اجر کو بڑا کر دے، اور اسے صالح مومنین سے ملا، اور اسے ابراہیم علیہ السلام کی کفالت میں کر دے، اور اے اللہ اسے تو اپنی رحمت سے جہنم کے عذاب سے بچالے، اسے اس کے (دنیا کے) گھر سے بہتر گھر، اور (دنیا کے) لوگوں سے بہتر لوگ عطا فرما، اے اللہ ہمارے گزرے ہوئے لوگوں کو بخش دے اور ان لوگوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ پھر تکبیر کہے اور تھوڑی دیر رک کر صرف داہنی طرف سلام پھیر دے، اور جس کی نماز جنازہ کا کچھ حصہ چھوٹ گیا ہو وہ باقی بچی ہوئی نماز میں امام کے ساتھ شامل ہو جائے، پھر امام کے سلام کے بعد چھوٹی ہوئی نماز قضا کر لے، اور اگر جنازہ جلد اٹھانے کا ڈر ہو تو لگاتار (بلا کوئی دعا پڑھے) تکبیریں مکمل کر کے سلام پھیر دے، اور جس کی مکمل نماز چھوٹ گئی ہو اور دفن سے پہلے پہنچ گیا ہو وہ قبر پر جنازہ کی نماز پڑھ سکتا ہے۔

کوئی شخص اگر دوسرے شہر میں ہو اور وفات کی خبر پائے تو (اصلی نماز جنازہ ہو جانے کے بعد) جنازہ غائبانہ ادا کرلے، اگر عورت کا حمل چار یا چار مہینے کے بعد ساقط ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، چار ماہ سے پہلے ساقط ہو جائے تو نہیں پڑھی جائے گی۔

نمبر ۳: میت کو اٹھانا اور دفن کرنا

۱- میت کو اٹھانا اور دفنانا فرض کفایہ ہے جو ان امور کو جانے وہ انجام دے دے، میت کو دفن کرنا قرآن وسنت دونوں سے ثابت ہے اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ۝ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا﴾ ترجمہ: کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟ * زندوں کو بھی اور مردوں کو بھی*[سورة المرسلات 25 - 26] دوسری جگہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ﴾ ترجمہ: پھر اسے موت دی اور پھر قبر میں دفن کیا[سورة عبس, آية 21] اسی طرح میت کے دفن کرنے کے تعلق سے کئی حدیثیں بھی وارد ہیں نیز میت کو دفن کرنا نیکی اور اطاعت ہے، میت کا اکرام اور اس کی حفاظت ہے۔

جنازہ کے ساتھ جانا اور اسے قبر تک پہنچانا مسنون ہے بخاری مسلم کی روایت ہے: ﴿عن أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ

حَتَّى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيرَاطٌ ، وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ, قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ ؟ , قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسلِمٍ (مَن خَرَجَ مَعَهَا ثُمَّ تَبِعَهَا حَتَّى تُدفِنَ》 **ترجمه:** ابوہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جنازہ میں شرکت کی پھر نماز جنازہ پڑھی تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوں گے؟ فرمایا کہ دو عظیم پہاڑوں کے برابر۔ (متفق علیہ)اور مسلم کی روایت میں ہے(جو شخص جنازہ کے ساتھ نکلے پھر اس کے ساتھ رہے یہاں تک کی اسے دفن کر دیا جائے) چنانچہ اس حدیث میں جنازہ کے ساتھ جانے پر ابھارا گیا ہے۔

جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اسے چاہئے کہ اگر ممکن ہو تو جنازہ اٹھانے میں مدد کرے، جنازے کو گاڑی وغیرہ پر بھی قبرستان لے جایا جاسکتا ہے خصوصاجب قبرستان دور ہو، میت کو تیزی سے لے جانا سنت ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: 《أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ, فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ, وَإِنْ تَكُ سِوَى ذَلِكَ, فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ》 **ترجمه:** جنازہ لے جانے میں جلدی کیا کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو تم اسے نیکی کی طرف پہنچانے میں جلدی کرو گے اور اگر

نیک نہیں ہے تو تم شر کو جلد اپنی گر دنوں سے اتار پھینکو گے۔[متفق علیه]

لیکن شدید تیزی سے لے جانا ممنوع ہے۔ جنازے کو اٹھانے اور جنازے کے ساتھ چلنے والوں کو چاہئے کہ پر سکون رہیں، ذکر واذکار اور تلاوت، استغفار وغیرہ سے پرہیز کریں کیونکہ یہ (جنازہ لے جاتے ہوئے ذکر واذکار کرنا) بدعت، اور اہل کتاب کی مشابہت ہے، جنازے کے ساتھ عورتوں کا نکلنا ممنوع ہے، ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: ﴿نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا﴾ ترجمه: ہم عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع کر دیا گیا۔[متفق علیه]اور زمانہ نبوت میں عورتیں جنازہ کے ساتھ نہیں نکلا کرتی تھیں جنازہ کو لے جانا صرف مردوں کا کام ہے۔ قبر کو گہری اور کشادہ رکھنا مسنون ہے، حدیث رسول ﷺ ہے: ﴿اِحْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَعْمِقُوا﴾ ترجمه: قبر کشادہ اور گہری کھودو[ترمذی]عورت کو دفن کرتے ہوئے قبر کے اوپر پردہ کرنا بھی مسنون ہے۔

جو شخص میت کو قبر میں اتار رہا ہو اس کے لئے "بسم اللّٰه وعلى ملة رسول اللة" کہنا مسنون ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿إذا وضعتُم موتاكُم في القُبورِ فقولوا: بِسمِ اللَّهِ وعلى ملَّةِ رسولِ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ

وسلَّمَ》 ترجمه: جب تم اپنے مردوں کو قبروں میں رکھو تو کہو "بسم اللّٰہ وعلی ملة رسول اللّٰہ" [رواه الخمسة إلا النسائي وحسنه الترمذي]

میت کو قبر میں داہنے کروٹ قبلہ رخ رکھا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں فرمایا:

《قِبْلَتِكُمْ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا》 ترجمه: (بیت اللہ) جو کہ زندگی اور موت میں تمہارا قبلہ ہے۔[ابو داؤد: 2875]

میت کے سر کے نیچے اینٹ، پتھر یا مٹی رکھ دی جائے (تاکہ سر جسم کے برابر رہے) اور میت کو قبر کی سامنے والی دیوار سے قریب کر دیا جائے، اور پیٹھ کے پیچھے کچھ مٹی وغیرہ رکھ دی جائے تاکہ اسی پر جسم ٹکا رہے اور چہرے یا پیٹھ کے بل نہ گرے، پھر لحد کا منھ اینٹ اور گارے سے بند کر دیا جائے، اس کے بعد قبر پر مٹی ڈال دی جائے یاد رکھیں قبر پر اسی قبر والی مٹی ہی استعمال کریں دوسری مٹی نہیں، قبر زمین سے ایک بالشت اونچی، اور مخروطی شکل میں کوہان کی طرح ہونی چاہیے، تاکہ بارش وغیرہ کا پانی آسانی سے بہہ جائے، قبر پر کنکریاں رکھ دی جائیں اور اوپر سے پانی مار دیا جائے تاکہ مٹی آپس میں پکڑ لے اور نہ اڑے، قبر کو ایک بالشت اوپر اٹھانے کی حکمت یہ ہے تاکہ لوگ دیکھ کر جان لیں کہ یہ قبر ہے اور اس کو نہ روندیں، اور

دونوں طرف قبر کی حدبندی کے لئے (پتھر وغیرہ کی) علامت بھی رکھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اس (نشانی) پہ کچھ لکھنا درست نہیں ہے۔

دفن کرکے فارغ ہونے کے بعد مستحب ہے کہ مسلمان اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر تنہا اس کے لئے دعاء واستغفار کریں، ابوداؤد کی روایت ہے: «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ، وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ، وَسَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ» **ترجمه:** نبی اکرم ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو وہاں کچھ دیر رکتے اور فرماتے: اپنے بھائی کی مغفرت کی دعا مانگو، اور اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو، کیونکہ ابھی اس سے سوال کیا جائے گا۔

رہی قبر کے پاس قرآن پڑھنے کی بات تو یہ بدعت ہے، کیونکہ ایسا نبی ﷺ نے کیا ہے نہ صحابہ نے، (اور ہر بدعت گمراہی ہے) اسی طرح قبر پر عمارت بنانا، قبر کو پکی کرنا اور اس پر کچھ لکھنا حرام ہے، جابر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: «سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُقْعَدَ عَلَى الْقَبْرِ، وَأَنْ يُقَصَّصَ، وَيُبْنَى عَلَيْهِ» **ترجمه:** میں نے رسول اللہ ﷺ کو قبر پر بیٹھنے ١ ـے، اسے پختہ بنانے، اور اس پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرماتے سنا ہے۔ [مسلم: 970] دوسری روایت میں ہے جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: «نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُورُ، وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا، وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهَا، وَأَنْ

تُوطَأَ》 ترجمه: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ قبریں پختہ کی جائیں، ان پر لکھا جائے، اور ان پر عمارت بنائی جائے اور انہیں روندا جائے۔ [ترمذی: 1052] کیونکہ یہ شرک کا ذریعہ اور قبروں سے اپنا تعلق استوار کرنا ہے، اور جب جاہل لوگ قبر پر عمارت اور زیب وزینت دیکھیں گے تو اس قبر سے اپنا تعلق قائم کرلیں گے۔

قبروں پر چراغاں کرنا، قمقمے لگانا، مسجد بنانا، قبروں کے پاس یا قبروں کی جانب منھ کرکے نماز پڑھنا حرام ہے، عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت کرنا بھی حرام ہے، کیونکہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں: 《لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ، وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ》 ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں پر مسجدیں بنانے اور اس پر چراغاں کرنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ [ابو داؤد: 3236] دوسری روایت میں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: 《قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ》 ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہود ونصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔ [متفق علیہ] قبروں پر عمارتیں بنا کر ان کی تعظیم کرنا ہی اصل شرک ہے۔

قبروں پر چل کر، جوتوں سے روند کر، اس پر بیٹھ کر اسے کوڑا کرکٹ کی جگہ بنا کر یا اس پر پانی وغیرہ بہا کر اس کی بے حرمتی کرنا حرام ہے، ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں: 《قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ ثِيَابَهُ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ》 **ترجمہ**: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کا آگ کے شعلہ پر بیٹھنا، اور اس سے کپڑے کو جلا کر آگ کا اس کے جسم کی کھال تک پہنچ جانا اس کے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ وہ قبر پر بیٹھے۔ [صحیح مسلم: 971] ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قبروں پر بیٹھنے، ٹیک لگانے اور اس کو روندنے کی ممانعت پر جو غور کرے گا اسے معلوم ہوگا یہ ممانعت قبرستان میں مدفون لوگوں کے احترام میں وارد ہوئی ہے کہ ہم ان کے سروں پر جوتے پہن کر نہ چلیں۔

تعــزیت

جس کے گھر میت ہوئی ہو اس کے گھر جا کے تعزیت کرنا مسنون ہے، جا کے گھر والوں کو صبر کی تلقین اور میت کے لئے دعا کرنی چاہیئے، حدیث ہے: 《عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَزِّي أَخَاهُ بِمُصِيبَةٍ إِلَّا كَسَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حُلَلِ

الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ》 ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو کسی مصیبت میں تسلی دے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عزت کا جوڑا پہنائے گا۔ [ابن ماجه: 1401] اسی طرح تعزیت کے متعلق کئی حدیثیں وارد ہوئی ہیں، تعزیت میں یہ الفاظ کہے جاتے ہیں: "أعظَمَ اللّٰهُ أجرَكَ" اور "أحسَنَ عَزّاءَكَ" اور "غَفَرَ لِمَيِّتِكَ" تعزیت کے لئے مجلس قائم کرنا اس کا اعلان کرنا جیساکہ آج کل کچھ لوگ کرتے ہیں جائز نہیں ہے، بہتر ہے کہ میت کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کر کے ان کے پاس بھیجا جائے جیساکہ اللہ کے نبی ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات پر کہا تھا: 《اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ أَمْرٌ شَغَلَهُمْ》 ترجمہ: جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ ان پر ایک ایسا حادثہ پیش آ گیا ہے جس نے انہیں اس کا موقع نہیں دیا ہے۔

[ابو داؤد: 3132]

لیکن جس طرح آجکل یہ ہوتا ہے کہ جن کے گھر فوتگی ہوتی ہے وہ تعزیت کی مجلس کے لئے جگہ متعین کرتے ہیں، لوگوں کے لئے کھانا پکواتے ہیں، قرآن خوانی کے لئے لوگوں کو اجرت پر طلب کرتے ہیں اور ان سب امور میں بے تحاشہ روپیہ خرچ کرتے ہیں یہ سب گناہ، بدعت اور حرام ہے جیساکہ ابن ماجہ اور مسند احمد میں جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے

مروی ہے کہتے ہیں: 《كُنَّا نَرَى الِاجْتِمَاعَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَصَنْعَةَ الطَّعَامِ مِنَ النِّيَاحَةِ》 **ترجمہ**:ہم میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونے اور ان کے لیے ان کے گھر کھانا تیار کرنے کو نوحہ سمجھتے تھے۔ [ابن ماجہ: 1612] شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اہل مصیبت (جس کے گھر کسی کا انتقال ہوا ہو) کا لوگوں کو کھانے پر اکٹھا کرنا تاکہ وہ قرآن پڑھ کر مردے کو ہدیہ کریں یہ کام اسلاف کے دور میں ناپید تھا، اور اکثر اہل علم اس کو ناپسند کرتے ہیں"۔ طرطوشی نے فرمایا: "ماتم، جملہ اہل علم کے نزدیک منع ہے، اور ماتم کہتے ہیں مصیبت کے وقت مجلس قائم کرنا، اور یہ منکر اور بدعت ہے جس کی کوئی دلیل نہیں، اسی طرح انتقال کے دوسرے، تیسرے، چوتھے اور ساتویں دن یا مہینہ اور سال میں ماتم کی مجلس قائم کرنا بدبختی اور گناہ ہے. اگر یہ سارے رسم ورواج ترکہ کے مال سے انجام پارہے ہیں اور ورثہ میں سے کوئی اس کا قائل نہیں ہے، یا کوئی ایک وارث یہ (رسم ورواج منانے کی) اجازت نہیں دیتا ہے تو یہ سارے امور انجام دینا حرام ہے اور اس میں سے کھانا بھی حرام ہے"۔

قبروں کی زیارت

مردوں کے لئے قبروں کی زیارت مستحب ہے، تاکہ خود عبرت ونصیحت حاصل کریں اور میت کے لئے دعاء واستغفار کریں، رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے: 《كُنتُ نَهَيتُكُم عَن زِيَارَةِ القُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنهَا تُذَكِّرُ الآخِرَةَ》 **ترجمه:** میں تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا کرتا تھا (لیکن اب اجازت ہے) قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ (قبروں کی زیارت) تمہیں آخرت یاد دلاتی ہے، [مسلم: 1977، ابو داؤد: 3698] نیز قبروں کی زیارت بلا رخت سفر باندھے ہونی چاہئے قبروں کی زیارت تین شرطوں کے ساتھ مستحب ہے:

۱- زیارت کرنے والے صرف مرد ہوں عورتیں نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے: 《أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ》 [ترمذی: 1056]

۲- قبروں کی زیارت بلا سفر کئے کی جائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 《لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ ، الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى》 **ترجمه:** تین مسجدوں کے سوا کسی جگہ کے لیے

کجاوے نہ باندھے جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے) ایک مسجد الحرام، دوسری رسول اللہ ﷺ کی مسجد (مسجد نبوی) اور تیسری مسجد الاقصیٰ یعنی بیت المقدس۔ [بخاری: 1189]

۳- زیارت قبور کا مقصد عبرت ونصیحت حاصل کرنا اور مردوں کے لئے دعا کرنا ہو، اگر زیارت قبور کا مقصد قبروں اور مزاروں سے تبرک حاصل کرنا ہو، یا مردوں سے اپنی حاجات طلب کرنا یا اپنی پریشانیاں دور کرانا مقصد ہو تو ایسی زیارت شرک وبدعت ہے، ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زیارت قبور کی دو قسمیں ہیں: زیارت شرعیہ اور زیارت بدعیہ، **زیارت شرعیہ:** وہ زیارت جس میں زائر کی نیت مردوں کو سلام اور ان کے لئے دعا کرنا ہو، جس طرح بلا سفر کئے جنازہ میں شرکت کا ارادہ ہوتا ہے، **زیارت بدعیہ:** وہ زیارت جس میں زائر کا مقصد یہ ہو کہ مردے سے اپنی ضروریات طلب کریں گے، یہ شرک اکبر ہے، یا یہ نیت ہو کہ قبر کے پاس اللہ سے دعاء کریں گے یا مردے کے وسیلہ سے دعا کریں گے ایسا کرنا بدعت ومنکر اور شرک کے وسیلوں میں سے ایک وسیلہ ہے، ایسا نہ تو سنت سے ثابت ہے نہ سلف صالحین اور ائمہ نے اس کو درست سمجھا ہے۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ۔

ضـمـيـمـه

جنازہ سے متعلق چند اہم فتوے

جنازہ سے آگے چلنے کا حکم

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الرَّاكِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا، وَأَمَامَهَا، وَعَنْ يَمِينِهَا، وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا، وَالسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ، وَيُدْعَى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ. [ابو داؤد: 3180]

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سوار جنازے کے پیچھے چلے، اور پیدل چلنے والا جنازے کے پیچھے، آگے دائیں بائیں کسی بھی جانب جنازے کے قریب ہو کر چل سکتا ہے، اور کچے بچوں کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور ان کے والدین کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کی جائے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پیدل چلنے والا جنازے کے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں جہاں چاہے چلے اور سوار کے لئے بہتر ہے کہ پیچھے چلے۔

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کا حکم

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمْ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ. [مسلم: 958] **ترجمہ:** نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازے کو دیکھو تو (اس کے احترام میں) کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے آگے گزر جائے یا (زمین پر) رکھ دیا جائے۔

كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، وقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ رضي اللّٰه عنهما قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالَا: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: أَلَيْسَتْ نَفْسًا؟ [متفق عليه]

ترجمہ: سہل بن حنیف اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہما قادسیہ میں کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں کچھ لوگ ادھر سے ایک جنازہ لے کر گزرے تو یہ دونوں بزرگ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا کہ جنازہ تو ذمیوں کا ہے (جو کافر ہیں) اس پر انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے اسی طرح سے ایک جنازہ گزرا تھا۔ آپ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ سے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہودی کی جان نہیں ہے؟

ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں: حدیث کا ظاہر عموم پر دلالت کرتا ہے، لہذا جنازہ کے لئے کھڑا ہونا مستحب ہے، اور اگر کوئی نہ کھڑا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کبھی کھڑے ہوئے ہیں کبھی نہیں، نبی کریم ﷺ کے اس عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ کھڑا ہونا ضروری نہیں۔ [مجموع الفتاوى ابن باز: 187 /13-188]

شیخ ابن عثیمین فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں راجح بات یہ ہے کہ جب جنازہ کسی کے پاس سے گزرے تو کھڑا ہو جائے، کیونکہ نبی ﷺ نے کھڑے ہونے کا حکم دیا ہے، خود کھڑے بھی ہوئے ہیں، اور کبھی کبھی نہیں بھی کھڑے ہوئے ہیں. آپ ﷺ کبھی کھڑے ہوئے کبھی

نہیں کھڑے ہوئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کھڑا ہونا واجب نہیں ہے۔[مجموع فتاوی ورسائل العثيمين: 112/17]

جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنے کا کیا حکم ہے

جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا نہیں جائز ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا ، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ. [متفق عليه] ترجمہ: جب تم لوگ جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ چل رہا ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔

نمازجنازه كاطريقه

1	**اللّه أكبر....** أَعُوذُ بِاللّه مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّه الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (1) الْحَمْدُ لِلّه رَبِّ الْعَالَمِينَ (2) الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (3) مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ (4) إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (5) اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (6) صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ (7)
2	**اللّه أكبر....** اللّهُمّ صَلِّ عَلَى مُحَمّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللّهُمّ بَارِكْ عَلَى مُحَمّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.
3	**اللّه أكبر....** اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا، وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا، وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا، وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا، وَأُنْثَانَا. اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيْمَانِ. اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ
4	**اللّه أكبر....** السلام عليكم ورحمة اللّه

- اگر جنازہ عورت کا ہو تو (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهَا وَارْحَمْهَا..................) کہیں۔
- اگر جنازہ عورت کا ہو تو امام جنازے کے درمیان میں کھڑے ہونگے۔
- اگر جنازہ مرد کا ہو تو امام جنازے سر کے برابر کھڑے ہونگے۔

arahmansalafiksa@gmail.com
+966-537953694